باکمال شعراء کے فکری گلستانوں سے چنے ہوئے تقریباً ساڑھے تین سو
(صرف الف پر ختم ہونے والے) اشعار پر مشتمل

رہنمائے بیت بازی

(حصہ الف)

(بیت بازی کے لئے انتہائی مفید کتاب)

مرتبہ

کاظم علی خاں (علیگ)

(انچارج شیعہ کالج سٹی برانچ لکھنؤ)

فہرست

۱۔ انتساب از مرتب صفحہ ترتیب ۳

۲۔ پیش لفظ از ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی سکریٹری انجمن ترقی اردو یوپی ۴

۳۔ تعارف از سید نواب افسر صاحب ۵

۴۔ مرتب سے دو باتیں۔ از کاظم علی خاں (مرتب کتاب) ۶

حرف	صفحہ	تعداد اشعار
الف	۹	۳۲
ب	۱۱	۱۸
پ	۱۲	۹
ت	۱۲	۱۸
ٹ	۱۳	۹
ث	۱۴	۲
ج	۱۴	۹
چ	۱۵	۶
ح	۱۵	۶
خ	۱۶	۸
د	۱۶	۱۲
ڈ	۱۷	۹
ذ	۱۸	۱۱
ر	۱۹	۷
ز	۱۹	۱۱
س	۲۰	۹
ش	۲۰	۶
ص	۲۱	۵
ض	۲۱	۶
ط	۲۲	۱۰
ظ	۲۳	۵
ع	۲۳	۶
غ	۲۴	۱۰
ف	۲۴	۵
ق	۲۵	۷
ک	۲۵	۲۰
گ	۲۶	۶
ل	۲۷	۶
م	۲۷	۲۲
ن	۲۸	۱۳
و	۲۹	۱۴
ہ	۳۰	۱۶
یے	۳۱	۱۸
		۳۵۱

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے والد مرحوم نواب مرزا محمد ذکی علی خاں (بی اے) کے نام بصد عقیدت و احترام منسوب کرتا ہوں جن کے ذوق شعری و شوق بیت بازی نے بچپن ہی سے مشغلہ بیت بازی میں میری رہنمائی کی ہے۔

والد مرحوم نسیم انہونوی اور شوکت تھانوی کو اس وقت سے پسند کرتے تھے جب نسیم انہونوی کا شروع دور کا ناول "طرز زندگی" اور شوکت تھانوی کا مجموعہ مضامین "سودیشی ریل" شائع ہوا تھا۔

اس لحاظ سے مصنف نسیم انہونوی سے تو میں اپنے بچپن ہی سے عقیدت رکھتا تھا لیکن پبلشر نسیم انہونوی سے اب سابقہ پڑ رہا ہے۔

ناچیز

کاظم علی خاں (علیگ)

انچارج شیعہ کالج سٹی برانچ

لکھنؤ ۳

مورخہ

۹ نومبر ۱۹۶۶ء

پیش لفظ

از ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی
سکریٹری انجمن ترقی اردو۔ یوپی

بیت بازی طلبا میں ادبی ذوق و شعور پیدا کرنے کا سب سے زیادہ مفید دلچسپ اور موثر ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ اس سے لڑکوں میں زبان کی صحت اور تلفظ کی درستگی کے ساتھ ساتھ معیاری اشعار یاد کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ ان میں سے بیشتر اشعار ان کی زندگی میں قدم قدم پر رہنمائی کرتے ہیں۔ اسلئے زبان و ادب کی تعلیم میں بیت بازی کو اہمیت حاصل ہونا چاہیئے۔ جناب کاظم علی خاں صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس کی افادیت کے پیش نظر پہلے بیت بازی کے نام سے ایک کتاب شائع کی اور اب رہنمائے بیت بازی کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں انھوں نے ساڑھے تین سو سے زائد اشعار کا انتخاب بڑی محنت سے کیا ہے اور التزام یہ رکھا ہے کہ اشعار کا آغاز حروف تہجی کے ہر حرف سے ہو لیکن اختتام صرف 'الف' پر۔ امید ہے کہ وہ یہ مفید ادبی مشغلہ جاری رکھیں گے۔

تعارف

از سید نواب افسرؔ
شائننگ بک ڈپو۔ امین آباد لکھنؤ

میرے عزیز دوست نواب کاظم علی خاں صاحب بڑے باذوق انسان ہیں۔ شیعہ کالج کی وائس پرنسپلی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد جتنا وقت بچتا ہے وہ ادبی مشغلوں میں صرف کرتے ہیں۔ انیسؔ و دبیرؔ کے وسیع مطالعہ کے بعد مرزا صاحب کے کلام پر ایک تنقیدی کتاب لکھی۔ میر نفیسؔ کے مرثیوں کا انتخاب شائع کیا۔ مختلف مضامین لکھے۔ غزل گو شعرا کے پچاسوں دیوان پڑھ ڈالے۔ اس مسلسل مطالعہ کے نتیجہ میں سینکڑوں شعر زبانی یاد ہیں۔

ادھر کچھ عرصہ سے ان کے ذہن میں یہ نظریہ پرورش پا رہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ شعر یاد ہوں جو شعر و ادب کی ترقی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اس سے صرف زبان ہی کی ترویج و ترقی نہ ہوگی بلکہ ادبی شعور کی بھی تربیت ہوگی لیکن سوال یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ شعر یاد کرنے کی ترغیب کیوں کر ہو۔ اس کے لئے ان کی نظر "بیت بازی" کی طرف گئی۔ یقیناً یہ ادبی کھیل موجودہ دور میں اور بھی زیادہ مفید ہے۔ چنانچہ موصوف نے ایک مختصر کتاب میں ہر حرف سے شروع ہونے والے متعدد اشعار جمع کر دئے۔ اگر یہ شعر یاد کر لئے جائیں تو جواب دینے کے لئے کافی سرمایہ ذہن میں محفوظ ہو جائے۔

ادھر یہ کتاب دوسرے ایڈیشن تک پہونچی ادھر دوسرا مجموعہ مرتب ہو گیا اس کتاب میں "حملہ اور دفاع" دونوں پہلو مد نظر رکھے گئے ہیں۔ ہر حرف سے شروع ہونے والے ایسے اشعار جمع کئے گئے ہیں جو سب کے سب "الف" پر تمام ہوتے ہیں۔ ان کی یہ محنت دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی۔

مرتب سے دو باتیں

میں نے فروری ۱۹۶۵ء میں ایک کتاب "بیت بازی" مرتب کی تھی۔ صاحبانِ ذوق اور طالبانِ علم و ادب کی توجہ سے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا تھا اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن انوار بک ڈپو علی گڑھ سے شائع ہونے والا ہے۔

زیرِ نظر کتاب "رہنمائے بیت بازی" اسی سلسلے کی دوسری اہم کڑی ہے اس کتاب میں اردو ادب کے ممتاز و باکمال شعراء کے فکری گلستانوں سے ساڑھے تین سو اشعار بہ لحاظ حروفِ تہجّی جمع کئے گئے ہیں تاکہ شائقین بیت بازی حسب ضرورت و پسند اس شعری گلدستہ سے اشعار کا انتخاب کر سکیں اشعار کے سامنے شعراء کے نام بھی دیئے گئے ہیں تاکہ طلبا کو کسی شاعر کا مخصوص رنگ سمجھنے میں مدد ملے۔

اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقّی کے لئے بیت بازی کا مشغلہ اہم خدمات انجام دے سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ طلبا اور دوسرے اردو داں لوگ قدیم و جدید شعراء کے دواوین تک پہونچ سکتے ہیں اور حسب ضرورت مختلف موقعوں کے لئے اچھے اشعار سے ذہن و زبان کو مرصّع کر سکتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ بیت بازی کے مشغلہ کی اس اہمیت کا لحاظ رکھا جائے اور اسے اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی کے لئے مزید افادی اور تعمیری بنایا جائے اسی ضرورت کو سامنے رکھکر زیرِ نظر کتاب تیار کی گئی ہے۔

دوسرے کھیلوں کی طرح بیت بازی کھیلنے کے بھی دو انداز ہوتے ہیں

ایک وہ جسے دفاعی ٹکنیک سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور دوسرا وہ جسے جارحانہ طرز یا (OFFENSIVE TECHNIQUE) کہا جا سکتا ہے۔ بیت بازی میں دفاعی طرز کے تحت محض یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر حرف سے شروع ہونے والے بہتر سے بہتر اشعار یاد کئے جائیں چنانچہ میری پہلی کتاب "بیت بازی" اسی طرز کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے لیکن بیت بازی کھیلنے کا دوسرا جارحانہ طرز جس میں ہر حرف سے شروع ہونے والے اشعار صرف ایک حرف پر ختم ہوں موجودہ زمانہ میں معدوم ہوتا جا رہا ہے اور آج کل اس پر توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔

بیت بازی سے اپنی دلچسپی کے باعث میں نے زیر نظر کتاب "رہنمائے بیت بازی" میں جارحانہ طرز کے لئے اشعار جمع کئے ہیں۔ اس کتاب میں آپ کو جتنے اشعار ملیں گے (جن کی تعداد ۳۵۰۰ سے زیادہ ہے) وہ صرف "حرفِ الف" پر ہی ختم ہوں گے ساتھ ہی اس کتاب میں آپ کو ہر حرف سے شروع ہونے والے بہتر سے بہتر اشعار بہ لحاظ حروفِ تہجی سلسلہ وار ملیں گے لیکن وہ سب کے سب "حرفِ الف" پر ہی ختم ہوں گے۔

بیت بازی کے مقابلوں میں لطف کی ندرت آئے گا جب طلبا اس کتاب سے فائدہ اٹھا کر اپنی مقابل ٹیم پر حرف "الف" پر ختم ہونے والے اشعار کا دباؤ ڈالیں گے اور مقابل ٹیم کو "حرفِ الف" سے شروع ہونے والے اشعار کی کمی محسوس ہوگی مقابل ٹیم کا یہ بحران اس کے لئے مقابلہ ختم ہونے تک کافی دردِ سر پیدا کر دے گا اور مقابل ٹیم کے ممبر اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ آئندہ مقابلے کے لئے شعرا کے زیادہ سے زیادہ دیوان دیکھ کر "الف" سے شروع ہونے والے اشعار تلاش کریں۔ ان کا یہ فعل انھیں اردو

ادب وشاعری کے بیش بہا خزانوں کی تلاش پر مجبور کر دے گا۔ کیا ان کی یہ ادبی دلچسپی اردو ادب وشاعری کی ترویج وترقی میں معین ومددنہ ہوگی۔؟

دل رکھ دیا ہے سامنے لاکر خلوص سے
اب آگے اس کے کام تمہاری نظر کا ہے (جگرؔ)

خیر اندیش

کاظم علی خاں (علیگ)

انچارج شیعہ کالج سٹی برانچ لکھنؤ (۳)

لکھنؤ مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۶۶ء

رہنمائے بیت بازی

مرتبہ کاظم علی خاں

الف

۱۔ آج کیا حال ہے یارب سرِ محفل میرا
کہ نکالے لئے جاتا ہے کوئی دل میرا (جگر)

۲۔ اب یہ حسرت ہے کہ اکبار انھیں سے پوچھوں
میرے انجام تباہی کا کچھ آغاز بھی تھا (ساحر بھوپالی)

۳۔ اگر دردِ دل میں یہ لذت ہے یارو
تو میں ان طبیبوں کے درماں سے گذرا (مصحفی)

۴۔ اذیت، مصیبت، ملامت، بلائیں
ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا (")

۵۔ اس نے قصداً بھی میرے نالے کو
نہ سنا ہوگا گر سنا ہوگا (درد)

۶۔ ان لبوں نے نہ کی مسیحائی
ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا (")

۷۔ اس نقشِ پا کے سجدے نے کیا کیا، کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا (مومن)

۸۔ اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کاہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا (فانی)

۹۔ اک برقِ مضطرب ہے اک سحر بے قرار
کچھ تو چھپئے نہ وہ نگہ فتنہ زا ہے کیا (حسرت)

۱۰۔ اک برقِ تپاں ہے کہ تکلم ہے تمہارا
اک سحر ہے لرزاں کہ تبسم ہے تمہارا (")

۱۱۔ اب نہ وہ تم رہے نہ ہم افسوس
کیا زمانے کا انقلاب ہوا (")

۱۲۔ اس لطف سے بہار کچھ آئی ہے اب کی بار
پانی میں بھی مزا ہے مئے خوشگوار کا (ریاض)

۱۳۔ اہلِ نظر کو بھی نظر آیا نہ روئے یار
یاں تک حجابِ نور نے مستور کر دیا (حسرت)

۱۴۔ آپ آئے تو خیالِ دلِ ناشاد آیا
آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا (ریاض)

۱۵۔ نیچی نگاہِ ناز سے برہم ہیں آپ کیوں
کہئے تو کیا ہوا؟ کوئی ناوک خطا ہوا؟ (")

۱۶۔ اثر اضطرابِ قیس نہ پوچھ — پردہ اٹھ اٹھ گیا محمل کا (دریاؔفی)

۱۷۔ آئے نگاہِ ناز پہ کیا رنگ محفل ہو گیا — میں نے جس دل کی طرف دیکھا مرا دل ہو گیا (جگرؔ)

۱۸۔ اپنی خبر ہو میں نے قفس میں خواب دیکھا ہے — کہ شاید صحنِ گلشن بن گیا ہے آشیاں میرا (چکبستؔ)

۱۹۔ الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا — دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا (میرؔ)

۲۰۔ اب دیکھیے کہ سینہ بھی تازہ ہوا ہے چاک — پھر ہم سے اپنا حال دکھایا نہ جائے گا ('')

۲۱۔ اب تو جاتے ہیں بتکدے سے میرؔ — پھر ملیں گے اگر خدا لایا (میرؔ)

۲۲۔ آوارگانِ عشق کا پوچھا جو میں نشاں — مشتِ غبار لے کے صبا نے اڑا دیا ('')

۲۳۔ آنے میں اس کے حال ہوا ہے جو یہ تغیر — کیا حال ہوگا پاس سے جب یار جائے گا ('')

۲۴۔ اک نگہ۔ ایک چشمک۔ ایک سخن — اس میں بھی ہے تم کو تامل کیا ('')

۲۵۔ اس طرح خوش ہیں کسی کے وعدۂ فردا پہ ہم — درحقیقت جیسے ہم کو اعتبار آ ہی گیا (جگرؔ)

۲۶۔ آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے — مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا (غالبؔ)

۲۷۔ اے جانِ ناز آ جا آنکھوں کی راہ دل میں — ان خشک ندیوں سے مشکل ہی کیا گزرنا (جگرؔ)

۲۸۔ آسماں دور، چمن خشک، نشیمن برباد — اب کھلی آنکھ کہ جب کوئی ہمارا نہ رہا (فضل نقوی)

۲۹۔ اسی کو فضل محبت کی راہ چلنی ہے — جو دل سنبھل کے بھی دو گام چل نہیں سکتا ('')

۳۰۔ انسان کے آنے جانے میں اتنا سا فرق ہے — آیا تو بے خبر تھا مگر باخبر گیا ('')

۳۱۔ اس سے پوچھے کوئی برباد نشیمن کا اثر — باغ سے چھوٹ کے تا عمر جو زنداں میں رہا ('')

۳۲۔ اگر مٹ گئی لذتِ دردِ فرقت تو پھر کچھ نہیں ہے غمِ عاشقی میں (ساحرؔ)
اگر لاج رکھنی ہے ضبطِ الم کی، تو آنسو بہانے کی کوشش نہ کرنا بھوپالی

ب

١٧۔ بڑا احسان تھا گر ڈوبنے دیتا تلاطم میں — بچا کر میری کشتی ناخدا کے ہاتھ کیا آیا (ماہر بھوپالی)

١٨۔ بڑا ستم یہ کیا تو نے شوخیِ تخلیق — کہ مشتِ خاک کو انساں بنا کے چھوڑ دیا (ثاقب جرولی)

١۔ بہار آئی خدا جانے کہ کیا گذری اسیروں پر — نہیں معلوم کچھ اب کی برس احوال زنداں کا (مصحفی)

٢۔ بارے مجھے بتا تو سہی کیا سبب ہوا — پھر مجھ پہ مہرباں ہوا تو، غضب ہوا (درد)

٣۔ بوئے خزاں سے مست ہیں یاد ہمیں بہار کیا — ہم تو چمن پرست ہیں پھول کہاں کے خار کیا (فانی)

٤۔ بھڑک کے شعلۂ گل تو ہی اب لگا دے آگ — کہ بجلیوں کو مرا آشیاں نہیں ملتا (״)

٥۔ بہار اپنی، چمن اپنا، قفس کی تیلیوں تک ہے — مبارک نکہتِ گل کو چمن بردوش ہو جانا (״)

٦۔ بڑھ گئیں تم سے تو مل کر اور بھی بے تابیاں — ہم یہ سمجھے تھے کہ اب دل کو شکیبا کر دیا (حسرت)

٧۔ بزم اغیار میں ہر چند وہ بیگانہ رہے — ہاتھ آہستہ مرا پھر بھی دبا کر چھوڑا (״)

٨۔ بہت ہی روئے گلے مل کے ایک ایک سے ہم — لٹا ہوا جو کوئی ہم نے کارواں دیکھا (ریاض)

٩۔ بہار آتے ہی پھولوں نے چھاؤنی چھائی — کہ ڈھونڈتے ہیں تو اب آشیاں نہیں ملتا (״)

١٠۔ باغباں کام ہمیں کیا ہے وہ اجڑے کہ رہے — جب ہمیں باغ سے نکلے تو نشیمن کیسا (״)

١١۔ بار بار آتا ہے یہ کس کا خیال — بے خودی بتلا مجھے کیا ہو گیا (حسرت)

١٢۔ بس اے میر مژگاں سے پونچھ آنسوؤں کو — تو کب تک یہ موتی پروتا رہے گا (میر)

١٣۔ بے کسی مدت تلک برسا کی اپنی گور پر — جو ہماری خاک پر سے ہو کے گذرا رو گیا (״)

١٤۔ بھلانا ہمارا مبارک مبارک — مگر شرط یہ ہے نہ یاد آئیے گا (جگر)

١٥۔ بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک — ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا (اسد اللہ خاں غالب)

١٦۔ برستے اشک ہوں گے، اور صدائیں رونے والوں کی بعد
ہمارے غم میں دنیا کو پریشاں کون دیکھے گا (فضل نقوی)

پ

١۔ پھوڑا سا ساری رات جو پکتا رہے گا دل
پھر صبح تک تو ہاتھ لگایا نہ جائے گا (میر)

٢۔ بوجھ سے اور بھی پتھر ہوتے ہیں یہ صنم تو
اب کس طرح اطاعت انکی کروں خدایا (〃)

٣۔ پل میں جہاں کو دیکھتے میرے ڈبو چکا
اک وقت میں یہ دیدہ بھی طوفان رو چکا (〃)

٤۔ پایان دل بہا ہوا سیل اشک کا
میں پنجۂ مژہ سے سمندر بلو چکا (〃)

٥۔ پلکوں سے تیری ہم کو کیا چشم داشت یہ تھی
ان برچھیوں نے بانٹا باہم جگر ہمارا (〃)

٦۔ پھول کو توڑ کے دیکھو اثرِ وصل و فراق
موت ہے پاس رہنے والوں سے جدا ہو جانا (ثاقب)

٧۔ پتی پتی سے نہ خون ٹپکے تو مجرم جاننا
ذبح میں ہو لوں تو پھر رنگِ گلستاں دیکھنا (〃)

٨۔ پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا (غالب)

٩۔ پھر بہار آئی ہرے ہونے لگے زخمِ جگر
پھر مرے آنسو بہانے کا زمانہ آگیا (ساحر بھوپالی)

ت

١۔ ترے پوچھنے کے صدقے غمِ دل کا ماجرا کیا
ترے لطف نے جلایا تری بے رخی نے مارا (ساحر بھوپالی)

٢۔ ترے کوچے اس بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اس سے بات کرنا (مصحفی)

٣ - تجھے کس نے روک رکھا ترے جی میں کیا یہ آئی — کہ گیا تو بھول ظالم اِدھر التفات کرنا (مصحفی)

٤ - تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا — برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا (درد)

٥ - تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے — ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا (مومن)

٦ - تم مرے پاس ہوتے ہو گویا — جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا (")

٧ - تو نے جو قہرِ خدا یاد دلایا مومن — شکوۂ جورِ بتاں دل سے فراموش ہوا (")

٨ - تجھے خبر ہے ترے تیرِ بے پناہ کی خیر — بہت دنوں سے دلِ ناتواں نہیں ملتا (فانی)

٩ - تیری محفل سے اٹھاتا غیر مجھکو کیا مجال — دیکھتا تھا میں کہ تو نے بھی اشارا کر دیا (حسرت)

١٠ - تجھ سے اب مل کے تعجب ہے کہ عرصہ اتنا — آج تک تیری جدائی کا یہ کیوں کر گزرا (")

١١ - توبہ کرتے ہوئے آتا ہے یہ رہ رہ کے خیال — منھ مرا دیکھ کے رہ جائے گا ساغر میرا (ریاض)

١٢ - توبہ سے ڈرا دیا مجھے ساقی نے یہ کہہ کر — توبہ شکنی کے لئے اصرار نہ ہوگا (")

١٣ - تدبیر میرے عشق کی کیا فائدہ طبیب — اب جان ہی کے ساتھ یہ آزار جائیگا (میر)

١٤ - تڑپ کے خرمنِ گل پر کبھی گرا اے بجلی — جلانا کیا ہے مرے آشیاں کے خار و خس کا (")

١٥ - تیشے بغیر مر نہ سکا کوہکن اسد — سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا (اسد اللہ خاں غالب)

١٦ - تلاطم سے بکھرتی ہے فضائے گلشنِ ہستی — ہوا جب تیز ہوتی ہے دھواں باقی نہیں رہتا (فضل نقوی)

١٧ - تصور کی بجلی چمکتی رہے گی — ہوا میں نشیمن بنانا پڑے گا (")

١٨ - تھپیڑے کھا چکا ہے دل بہت موجِ حوادث کے — الٰہی اب ہوا کا رخ بدل جاتا تو اچھا تھا (ساحر بھوپالی)

ٹ

١ - ٹک میرِ جگر سوختہ کی جلد خبر لے — کیا یار بھروسہ ہے چراغِ سحری کا (میر)

۲۔ ٹک گورِ غریباں کی کر سیر کہ دنیا میں — ان ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا (میرؔ)

۳۔ ٹک آ تو تا سرِ بالیں نہ کر تامل کیا — تجھے بھی شوخ یہی وقت ہے بہانے کا (")

۴۔ ٹک بھی نہ مڑ کے میری طرف تو نے کی نگاہ — اک عمر تیرے پیچھے میں ظالم لگا پھرا (")

۵۔ ٹھہر گیا نہ ہو کے حریف اس کی چشم کا — سینہ کو توڑ تیر نگہ پار ہو گیا (")

۶۔ ٹوٹ پڑتا ہے دفعتاً جو عشق — بیشتر دیر پا نہیں ہوتا (جگرؔ)

۷۔ ٹھہرا ہے دلِ دردمند محبت — تصور کسی کا پریشان ہوگا (")

۸۔ ٹھہر دل میں تو کیا قافلۂ غم کو لیے ہوں — جس میں یہ سمائے وہ بیاباں نہیں دیکھا (ثاقبؔ)

۹۔ ٹپکتے اشک کو دامن پہ دیکھنے والے — بجھا چراغ نگاہوں سے جل نہیں سکتا (فضل نقوی)

ث

۱۔ ثابت قدم فقر کو ہے نفس کشی شرط — بے دیو کے مارے ہوئے رستم نہیں ہوتا (آتشؔ)

۲۔ ثابت ہوا قصور مرا مل گئی سزا — مجرم تو ان کے عشق کا میں تھا ضرور تھا (کاظمؔ)

ج

۱۔ جلتا ہے اب تڑپ خس و خاشاک میں ملا — وہ گل کہ ایک عمر چمن کا چراغ تھا (دردؔ)

۲۔ جب تجھے رنج دل آزاری نہیں — بے وفا پھر حاصلِ بیداد کیا؟ (مومنؔ)

۳۔ جب ترا ذکر آ گیا ہم دفعتاً چپ ہو گئے — وہ چھپایا رازِ دل ہم نے کہ افشا کر دیا (فانیؔ)

۴۔ جب حالِ دل کہا تو یہ سننا پڑا ہمیں ... تم تو سنا رہے ہو فسانہ سنا ہوا (ریاضؔ)

۵۔ جو اس شور سے میرؔ روتا رہے گا ... تو ہمسایہ کاہے کو سوتا رہے گا (میرؔ)

۶۔ جس کے پہلو سے یار اٹھتا ہے ... درد بے اختیار اٹھتا ہے (")

۷۔ جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے ... سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا (غالبؔ)

۸۔ جب نگاہیں اٹھ گئیں اللہ ری معراجِ شوق ... دیکھتا کیا ہوں وہ جانِ انتظار آ ہی گیا (جگرؔ)

۹۔ جب کسی سے کوئی بیمانِ وفا کرنے لگا ... یاد مجھکو اپنے مٹنے کا زمانا آ گیا (ساحر بھوپالی)

چ

۱۔ چاہ کرنے کو ہو پتھر کا کلیجہ ساحرؔ ... کچھ ہنسی کھیل نہیں عشق کا دعویٰ کرنا (ساحر بھوپالی)

۲۔ چارۂ دل سوائے صبر نہیں ... سو تمھارے سوا نہیں ہوتا (مومنؔ)

۳۔ چمکے گا اب نہ داغ دلِ داغدار کا ... لو بجھ گیا چراغ شبِ انتظار کا (ریاضؔ)

۴۔ چمن میں ہم بھی زنجیری رہے ہیں ... سنا ہوگا کبھو شیون ہمارا (میرؔ)

۵۔ چراغِ مہر لیے ڈھونڈتا پھرا گردوں ... شبِ فراق، تری صبح کا پتا نہ ملا (ثاقبؔ)

۶۔ چمن تو چھوٹ جاتا بجلیوں کی شوخ چشمی سے ... مرا ہی آشیاں اس کا تو جل جاتا تو اچھا تھا (ساحر بھوپالی)

ح

۱۔ حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا ... کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنّا کر دیا (حسرتؔ)

۲۔ حالِ دل یار کو لکھوں کیوں کر — ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا (مومنؔ)

۳۔ حسرت اس کی جگہ تھی خوابیدہ — میرؔ کا کھول کر کفن دیکھا (میرؔ)

۴۔ حسرت سے دیکھتا ہوں ہر اک شاخِ گل کی سمت — یہ ضعف اور ہائے یہ عالم بہار کا (جگرؔ)

۵۔ حسرت اس طائرِ مایوس کی حالت پہ کہ جو — قید سے چھوٹ کے بھی مائلِ پرواز نہ تھا (")

۶۔ حضرتِ ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرشِ راہ — کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا (اسد اللہ خاں غالبؔ)

خ

۱۔ خدا کی یاد دلاتے تھے نزع میں احباب — ہزار شکر کہ اس دم وہ بدگماں نہ ہوا (مومنؔ)

۲۔ خواہشِ مرگ ہو آنا نہ ستانا ورنہ — دل میں پھر تیرے ہوا اور بھی ارماں ہوگا (")

۳۔ خراب رہتے تھے مسجد کے آگے میخانے — نگاہِ مست نے ساقی کی انتقام لیا (میرؔ)

۴۔ خوبی کا اس کی بس کہ طلبگار ہو گیا — گل باغ میں گلے کا مرے ہار ہو گیا (")

۵۔ خوفِ آشوب سے خونخوار قیامت کے لئے — خونِ خوابیدہ عشاق جگایا نہ گیا (")

۶۔ خوشا وہ دور جب آغازِ دردِ عشق کامل تھا
مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میں سرتا بپا دل تھا (جگرؔ)

۷۔ خلوت میں غمِ فرقت کس طرح بیاں ہوتا — وہ میری زباں سنتے میں ان کی زباں بنتا (جگرؔ)

۸۔ خانہ زادِ زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں — ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبرائیں گے کیا (غالبؔ)

د

۱۔ دل بھلا سکتا ہے کیونکر کم نگاہی آپ کی — جا نہیں سکتا کہیں شیشے میں بال آیا ہوا (ساحر بھوپالی)

۲۔ دل کے پھر زخم تازہ ہوتے ہیں — کہیں غنچہ کوئی کھلا ہو گا (درد)

۳۔ دشمنی میں سنا نہ ہووے گا — جو ہمیں دوستی نے دکھلایا (")

۴۔ درد ہے خوں کے عوض ہر رگ و پے میں جاری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہو گا (مومن)

۵۔ دنیا میں حالِ آمد و رفتِ بشر نہ پوچھ — بے اختیار آ کے رہا بے خبر گیا (فانی)

۶۔ دیکھئے گا سنبھل کے آئینہ — سامنا آج ہے مقابل کا (ریاض)

۷۔ دل کو سکون روح کو آرام آ گیا — موت آ گئی کہ دوست کا پیغام آ گیا (جگر)

۸۔ دل بن گیا نگاہ نگہ بن گئی زباں — آج اک سکوتِ شوق قیامت ہی ڈھا گیا (")

۹۔ دیکھتے ہی اسے کچھ میری یہ حالت ہو گئی — جو مجھے سمجھائے تھا میں اس کو سمجھانے لگا (مصحفی)

۱۰۔ دشنامِ یار طبعِ حزیں پر گراں نہیں — اے ہم نفس نزاکتِ آواز دیکھنا (مومن)

۱۱۔ دور بہت بھاگو ہو ہم سے سیکھے طریق غزالوں کا — وحشت کرنا شیوہ ہے کچھ اچھی آنکھوں والوں کا (میر)

۱۲۔ درد نے کروٹ ہی بدلی تھی کہ دل کی آڑ سے — دفعتاً پردہ اٹھا اور پردہ دار آ ہی گیا (جگر)

ڈ

۱۔ ڈبو کے کشتیِ دل بحرِ غم کے طوفاں میں — ہر ایک موج کو ساحل بنا کے چھوڑوں گا (ساحر بھوپالی)

۲۔ ڈھونڈتی تھیں اپنی آنکھیں نزع کا ہنگام تھا — تم نہ تھے سارے زمانے سے ہمیں کیا کام تھا

۳۔ ڈرے اس شمشیر زن کے جوہر آئینہ ساں — سر سے لے کر پاؤں تک میں غرق آہن میں رہا (میر)

۴۔ ڈھونڈوں جو سامنے سے ہٹے ظلمتِ لحد — کچھ کچھ ہے مجھ کو یاد کہ آنکھوں میں نور تھا (ثاقب لکھنوی)

۵۔ ڈھونڈتا ہے چمنِ عشق میں کیا فصلِ بہار — خون رلوائے گا زخموں کا ہرا ہو جانا (")

۶۔ ڈھونڈے نہ مل سکے مجھے ظلمت میں ماہ و سال
روئے سحر بھی چشمۂ آبِ بقا ہوا (ثاقب لکھنوی)

۷۔ ڈھونڈیں گی بعد میرے مجھکو چراغ لے کر
وہ محفلیں کہ جن میں ثاقب غزل سرا تھا (")

۸۔ ڈوبنے کے لئے تیار مجھے جب دیکھا
پھر نہ طوفان کوئی میرے مقابل آیا (ساحر بھوپالی)

۹۔ ڈھانپا کفن نے داغِ عیوبِ برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا (غالب)

ذ

۱۔ ذرا ان کی شوخی تو دیکھئے لئے زلفِ خم شدہ ہاتھ میں
مرے پیچھے آئے دبے دبے مجھے سانپ کہہ کے ڈرا دیا (جگر)

۲۔ ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں جو پہونچا تو کہا خیر! یہ مذکور نہ تھا (درد)

۳۔ ذوقِ سجدہ ہر جبیں سے نمایاں ہو گیا
میں بھی کیا شے ہوں کہ اپنا ہی خدا ہو گیا (جگر)

۴۔ ذرے ذرے میں تھی ساری ایک موجِ انقلاب
منظرِ فطرت کو میں دیکھا کیا سہما ہوا (")

۵۔ ذوقِ نظارہ نے جانوں کو ملایا خاک میں
گردشِ چشمِ بتاں نے حشر برپا کر دیا (اکبر)

۶۔ ذرے ذرے سے عیاں ہے داستانِ اہلِ دل
غازۂ سنگ ایک دن خونِ سرِ فرہاد تھا (ثاقب)

۷۔ ذکرِ گلشن کرنے دیتا کون وہ بھی قید میں
پردۂ فریاد میں جو کچھ تھا کہنا کہہ گیا (")

۸۔ ذبح میں اک بے بسی دیکھی تھی لیکن کیا خبر
گرد میری حسرتیں تھیں یا ہجومِ عام تھا (")

۹۔ ذرا بھی دل میں تمہارے اگر وفا ہوتی
تو میرے ساتھ تمہارا بھی امتحاں ہوتا (")

۱۰۔ ذرے ذرے سے مری خاک یہ دیتی ہے صدا
رہے آباد وہ جس نے مجھے برباد کیا (")

۱۱۔ ذات سے تیری توقع یہ نہیں تھی مجھ کو
کس قدر جلد تو پیمانِ وفا بھول گیا (ساحر بھوپالی)

ر

۱۔ رات سنسان سی مجلس جو نظر آتی تھی
اور سب تھے مگر اک مصحفیِ زار نہ تھا (مصحفی)

۲۔ رازِ نہاں زبانِ اغیار تک نہ پہونچا
کیا ایک بھی ہمارا خط یار تک نہ پہونچا (مومن)

۳۔ رحمت کو یہ ادا مری شاید پسند آئے
ڈر ڈر کے کانپ کانپ کے پینا شراب کا (ریاض)

۴۔ رہی ہے ایک ترکِ آرزو کی آرزو باقی
اسی پر ختم ہے افسانۂ رنج و الم میرا

۵۔ راہِ وفا سے منہ نہ موڑ آس تو بھی نہ چھوڑ
وہ یوں ہی ظلم ڈھائے جائے تو یونہی مسکرائے جا

۶۔ رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا (غالب)

۷۔ رونقِ بزمِ جہاں ہے تو اسی کے دم سے
اور کچھ بھی نہیں دنیا میں محبت کے سوا (آسان بھوپالی)

ز

۱۔ زردیٔ رخ کا بڑا ہو راز افشا ہو گیا
دردِ دل تجھ سے خدا سمجھے میں رسوا ہو گیا (آفتاب)

۲۔ زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ بدلوا ہے اس آشفتہ سری کا (دبیر)

۳۔ زباں خموش، نظر بے قرار، چہرہ فق
تجھے بھی کیا تری کافر ادا نے لوٹ لیا (جگر)

۴۔ زخم کو مرہمِ دل، درد کو درماں سمجھا
چارہ گر خوب علاجِ غمِ پنہاں سمجھا (〃)

۵۔ زباں گو چپ ہوئی دل میں تلاطم ہو رہی برپا
نہ آیا آج تک محوِ خیالِ یار ہو جانا (〃)

۶۔ زبانِ خلق پر بس اک فسانہ سا رہا
نہ ہم رہے نہ دل رہا نہ دل کا مدعا رہا (اکبر)

۷۔ زلفِ پیچاں کا تصور مجھے کرنا ہی نہ تھا
ہو گئی مفت طبیعت میں اک الجھن پیدا (〃)

۸۔ زندگی ہے ترے بڑھنے ہی تک اے زلفِ دراز
چوم کر ان کے قدم میری بلا ہو جانا (ثاقب لکھنوی)

۹ - زادِ حیات دے نہ سکا قصدِ دل کا ساتھ — اس در پہ جاتے جاتے میں افسانہ ہو گیا (ثاقب لکھنوی)

۱۰ - زخم ہے لیکن نمک پاشی سے ہو مسرور کون — درد میں جب کچھ مزہ ملنے لگا تو دل نہ تھا (〃)

۱۱ - زمیں سے پوچھ مری چشمِ نم کی گلکاری — روش روش پہ گلستاں بنا کے چھوڑ دیا (تاجور)

س

۱ - ساقی شراب لایا، مطرب رباب لایا — مجھ پر تو اک قیامت عہدِ شباب لایا (مصحفی)

۲ - سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا — بس ہجومِ یاس جی گھبرا گیا (درد)

۳ - سن کے تیرا نام آنکھیں کھول دیتا تھا کوئی — آج تیرا نام لے کر کوئی غافل ہو گیا (فانی)

۴ - سبھی کچھ ہو رہا ہے اس ترقی کے زمانے میں — مگر یہ کیا غضب ہے آدمی انساں نہیں ہوتا (خمار)

۵ - سخت کافر تھا جس نے پہلے میرؔ — مذہبِ عشق اختیار کیا (میر)

۶ - ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا — وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاقِ نسیاں کا (غالب)

۷ - سونی پڑی ہوئی ہیں ستاروں کی محفلیں — کس کا لہو شفق ترے دامن میں بھر گیا (فضل نقوی)

۸ - سفینہ عشق و محبت کا ڈوب سکتا ہے — مگر ہواؤں کی مرضی پہ چل نہیں سکتا (〃)

۹ - سن تو سہی جہاں میں ہے ترا فسانہ کیا — کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا (آتش)

ش

۱ - شبِ فرقت میں ہم جو روئے تھے — اب تک اس کا مزہ نہیں جاتا (ساحر بھوپالی)

۲۔ شکوۂ غم ترے حضور کیا — ہم نے بے شک بڑا قصور کیا (حسرت)

۳۔ شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل — کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا (حافظ شیرازی)

۴۔ شرح بے مہریٔ احباب کہوں کیا حسرت — رنج ایسا دلِ مایوس کو کم پہونچا تھا (حسرت)

۵۔ شام سے کچھ بجھا سا رہتا ہے — دل ہوا ہے چراغ مفلس کا (میر)

۶۔ شب جدائی بھی کم کچھ نہیں قیامت سے — پھر اس پہ موت کا بھی انتظار کیا کہنا (راحر)

ص

۱۔ صدمے تو دل پہ سہتے ہم نے نہ جانا کیا تھا — ہائے اے ذوق وہ الفت کا زمانا کیا تھا (مصحفی)

۲۔ صوفی نے جسکو شاہدِ مطلق سمجھ لیا — اک پرتو لطیف تھا حُسنِ مجاز کا (جگر)

۳۔ صحرائے جستجو سے نہ آگے بڑھے قدم — گم اسکی وسعتوں میں ہر اک کارواں ہوا (")

۴۔ صیاد سے چھپا نہ سکی کوئی شاخ نخل — پہونچی وہیں نگاہ جہاں آشیاں ہوا (")

۵۔ صبح تک ہجر میں کیا جانے کیا ہوتا ہے — شام ہی سے مرے قابو میں نہیں دل میرا (")

ض

۱۔ ضعف سے گریہ مبدّل بہ دمِ سرد ہوا — باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا (غالب)

۲۔ ضبط کو نذرِ آہ کر ڈالا — بے بسی میں گناہ کر ڈالا (خمار)

۳۔ ضبط کی آب و تابِ عشق کو جگمگائے جا — ہاں یوں ہی جھوم جھوم کے چوٹ پہ چوٹ کھائے جا (")

۴۔ ضعف میں تھک کر کہیں بیٹھا تو اٹھنا ہی محال — نقشِ پا ہوں رہ گیا جس سر زمیں پر رہ گیا (ثاقبؔ)

۵۔ ضد دلاتا تھا انھیں ہنس ہنس کر مقامِ صبر میں — اس دلِ صد چاک کا جو زخم تھا غماز تھا (")

۶۔ ضعف میں تھا دو گھڑی ہشیار رہنا بھی محال — آنکھ کھولی تھی کہ پھر بیمار غافل ہو گیا (")

ط

۱۔ طلسمِ رنگ و بو کو جس نے سمجھا مٹ گیا اصغرؔ — نظر کے لطف کا برباد ہونا ہے نظر ہونا (اصغرؔ)

۲۔ طوفانِ حوادث لاکھ اٹھیں ہو جائے مخالف سب دنیا
غم خانۂ دل کا اے ساحرؔ مہمان نہ بدلا جائے گا (ساحرؔ بھوپالی)

۳۔ طالعِ خوب تجھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب — سر پہ مرے کروڑ برس تک ہما پھرا (دبیرؔ)

۴۔ طائرِ رنگِ حنا کی سی طرح — دل نہ اس کے ہاتھ سے چھوٹا گیا (")

۵۔ طریقِ عشق میں مجھکو کوئی کامل نہیں ملتا — گئے فرہاد و مجنوں اب کسی سے دل نہیں ملتا (اکبرؔ)

۶۔ طشت از بام ہوا راز وفا غم یہ ہے — ورنہ کچھ بات نہ تھی سر کا جدا ہو جانا (ثاقبؔ لکھنوی)

۷۔ طوفانِ خواہشِ بشری اٹھ کے ہر طرف — دنیا میں جا بجا بت و بتخانہ ہو گیا (")

۸۔ طالعِ بخت کی کیا پوچھتے ہو بے خبری — عمر بھر جاگ کے دیکھا بھی تو بیدار نہ تھا (")

۹۔ طلبِ ملکِ عدم سے نہ جہاں دیکھ سکا — ابھی منزل پہ نہ اترا تھا کہ پیغام آیا (")

۱۰۔ طبل و علم ہی پاس ہے اپنے نہ ملک و مال — ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا (آتشؔ)

ظ

۱۔ ظالم دیارِ دل کا تجھے پاس ہے ضرور — ویراں ہوا یہ گھر تو بسایا نہ جائے گا (مصحفیؔ)

۲۔ ظالم میں کہہ رہا تھا کہ اس خو سے درگزر — سودا کا قتل ہے یہ چھپایا نہ جائے گا (سوداؔ)

۳۔ ظالم و مظلوم کا تا حشر افسانہ نہ رہا — شمع محفل میں رہی باقی نہ پروانہ رہا (آنندؔ)

۴۔ ظفرؔ آدمی اسکو نہ جانئے گا، ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا (ظفرؔ)

۵۔ ظلم و جور و جفا، ستم، بیداد — عشق میں تیرے ہم پہ کیا نہ ہوا (میرؔ)

ع

۱۔ عشق کی دنیا زمیں سے آسماں تک شوق تھی — تھا جو کچھ تیرے سوا آغوش ہی آغوش تھا (فانیؔ)

۲۔ عالم ہو میں کچھ آواز سی آجاتی ہے — چپکے چپکے کوئی کہتا ہے فسانہ دل کا (ریاضؔ)

۳۔ عرصۂ حشر کہاں یہ دلِ برباد کہاں — وہ بھی چھوٹا سا ہے ٹکڑا اسی ویرانے کا (جگرؔ)

۴۔ عہدِ جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند — یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا (میرؔ)

۵۔ عشق کی یہ نمودِ مبہم کیا — ہو نہیں تم اگر، تو پھر ہم کیا (جگرؔ)

۶۔ عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا — درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا (غالبؔ)

غ

۱۔ غم ترا دل میں مرے پھر آگ سلگانے لگا
پھر دھواں سا اس سے کچھ اٹھتا نظر آنے لگا (مصحفی)

۲۔ غیر دل پر کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزۂ غماز دیکھنا (مومن)

۳۔ غم نے اس طرح گن گن کے بدلے لئے
مسکرانا بھی اک حادثہ ہو گیا (خمار)

۴۔ غم دنیا نے ہمیں جب کبھی ناشاد کیا
اے غم دوست تجھے ہم نے بہت یاد کیا (〃)

۵۔ غم وہ میخانہ کمی جس میں نہیں
دل وہ پیمانہ کہ بھرتا ہی رہا (جگر)

۶۔ غزل بعد جگر اک کشتی بے ناخدا سی ہے
اگر طوفان کوئی اے خمار آیا تو کیا ہوگا (خمار)

۷۔ غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا (صفی لکھنوی)

۸۔ غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا
دم کے جانے کا نہایت غم رہا (میر)

۹۔ غم عشق میں مسکرانا پڑے گا
یہ بار تغافل اٹھانا پڑے گا (فضل نقوی)

۱۰۔ غریب دل کو غم ہجر یار کیا کم تھا
پھر اس پہ بار غم روزگار کیا کم تھا (ساحر بھوپالی)

ف

۱۔ فانی ہم تو جیتے جی وہ میت ہیں بے گور و کفن
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا (فانی)

۲۔ فضائے عشق ہے ساکت ہوائے شوق ہے تیز
کدھر ہے مطرب آتش نوا رباب اٹھا (جگر)

۳۔ فنائے عشق کیا ہے کاروان درد کا رواں ہونا
یہاں تک منتشر ہونا کہ بے نام و نشاں ہونا

۴۔ فریاد کیسی کس کی شکایت کہاں کا حشر
دنیا ادھر کو ٹوٹ پڑی وہ جدھر ہوا (جگر)

۵۔ فصل گل آئی یا اجل آئی کیوں در زنداں کھلتا ہے
کیا کوئی قیدی آ پہنچا یا کوئی قیدی چھوٹ گیا (فانی)

ق

۱۔ قسم ہے آبلہ پائی شوق کی مجھکو — ہر ایک گام پہ منزل بنا کے چھوڑونگا (ساحر بھوپالی)

۲۔ قیامت ہے یہ تکرار داستانِ عشق کا یعنی — مرے راحت طلب دل کا اذیت کوش ہو جانا

۳۔ قیامت ہے بشر کے واسطے مجبور ہو جانا — زمیں کا سخت ہو جانا فلک کا دور ہو جانا (ریاض)

۴۔ قید رکھا ہمیں صیاد نے کہہ کہہ کے یہی — ابھی آزاد کیا بس ابھی آزاد کیا (خمار)

۵۔ قدم کیا خاک اٹھتے قیس کا بیچارہ حیراں تھا — کہ ہر ذرہ دیارِ نجد کا تصویرِ جاناں تھا (جگر)

۶۔ قریب ہے یارو روزِ محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

۷۔ قدم جو رکھا ہے راہِ غم میں، تو رکھنا الفت کا پاس ہر دم
یہی ہے اب فرض عاشقی کا کہ مٹ کے بھی اب گلہ نہ کرنا (ساحر بھوپالی)

ک

۱۔ کچھ اس طرح سے آئی شبِ غم میں تیری یاد — جیسے کسی نے خوابِ گراں سے جگا دیا (ساحر بھوپالی)

۲۔ کہیں ایسا نہ ہو بھولے سے کوئی آہ کر بیٹھے — دکھے دل سے کسی کے کھیلنا اچھا نہیں ساحر (،،)

۳۔ کب وعدہ نہیں کرتیں ملنے کا تری آنکھیں — کس روز نگاہوں میں پیغام نہیں ہوتا (مصحفی)

۴۔ کس طرح کریں ضبطِ فغاں ہو نہیں سکتا — ہم سے تو غمِ عشق نہاں ہو نہیں سکتا (،،)

۵۔ کھل نہیں سکتی ہیں اب آنکھیں مری — جی میں یہ کس کا تصور آ گیا (درد)

۶۔ کرم کی تم سے کیا امید رکھیں — تمہیں تو ظلم بھی ڈھانا نہ آیا (سراج لکھنوی)

۷۔ کیا سناتے ہو کہ ہے ہجر میں جینا مشکل — تم سے بے رحم پہ مرنے سے تو آساں ہوگا (مومن)

۸۔ کس پہ مرتے ہو؟ آپ پوچھتے ہیں — مجھے فکرِ جواب نے مارا (مومن)
۹۔ کچھ قفس میں ان دنوں لگتا ہے جی — آشیاں اپنا ہوا برباد کیا (〃)
۱۰۔ کیا تم نے قتلِ جہاں اک نظر میں — کسی نے نہ دیکھا تماشا کسی کا (〃)
۱۱۔ کس دن تھی اس کے دل میں محبت کہ اب نہیں — سچ ہے کہ تو عدو سے خفا بے سبب ہوا (〃)
۱۲۔ کسی کو ایک اشارے میں کسکو کیا نہ ملا — بشر کو زیست ملی موت کو بہانہ ملا (فانی)
۱۳۔ کیا ہوئے وہ دن کہ محوِ آرزو تھے حسن و عشق — ربط تھا دونوں میں گو ربطِ شناسائی نہ تھا (حسرت)
۱۴۔ کبھی آنچل اڑے اک کبھی زلفیں بکھریں — وہ پریشان ہوئے بادِ سحر سے کیا کیا (ریاض)
۱۵۔ کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو — یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا (غالب)
۱۶۔ کچھ نہ دیکھا پھر بجز یک شعلۂ پرپیچ و تاب — شمع تک تو ہم نے دیکھا تھا کہ پروانہ گیا (میر)
۱۷۔ کہا میں نے کتنا ہے گل کا ثبات — کلی نے یہ سن کر تبسم کیا (میر)
۱۸۔ کبھو جائے گی جو ادھر صبا تو یہ کہیو اس سے کہ بے وفا — مگر ایک میرِ شکستہ پا ترے باغِ تازہ میں خار تھا (〃)
۱۹۔ کہتے تو ہو یوں کہتے یوں کہتے جو وہ آتا — سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا (〃)
۲۰۔ کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا — اب تو چپ بھی رہا نہیں جاتا (〃)

گ

۱۔ گناہ گار سہی دل مگر قصور معاف — ظہورِ شوق باندازۂ حجاب ہوا (فانی)
۲۔ گر جوشِ آرزو کی ہیں کیفیتیں یہی — میں بھول جاؤں گا کہ مرا مدعا ہے کیا (حسرت)
۳۔ گستاخ دستیوں کا نہ تھا مجھ میں حوصلہ — لیکن ہجومِ شوق نے مجبور کر دیا (〃)
۴۔ گھر میں دشمن ہوں تو یہ رونق نہیں ہوتی گھر میں — ایک دیوانے سے آباد ہے صحرا کیا؟ (ریاض)
۵۔ گئے دن ٹکٹکی کے باندھنے کے — اب آنکھیں رہتی ہیں دو دو پہر بند (میر)

۶۔ گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار — لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا (غالبؔ)

ل

۱۔ لکھ چکے ہم۔ جا چکا خط۔ گر یہی حالت رہی — ہاتھ میں آیا قلم اور شوق کا دفتر کھلا (فانیؔ)
۲۔ لے کے خط ان کا کیا ضبط بہت کچھ لیکن — تھرتھراتے ہوئے ہاتھوں نے بھرم کھول دیا (جگرؔ)
۳۔ لطفِ جاناں رفتہ رفتہ آفتِ جاں ہو گیا — ابرِ رحمت اس طرح برسا کہ طوفاں ہو گیا (")
۴۔ لکھ کر زمیں پہ نام ہمارا مٹا دیا — ان کا تو کھیل خاک میں ہم کو ملا دیا
۵۔ لوگ سب جان گئے چھپ نہ سکی شوق کی بات — میں گلی سے جو تری ہو کے مکرر گزرا (حسرتؔ)
۶۔ لبِ گل کی ہنسی بھی مل چکی شبنم کے آنسو میں — خزاں کی چھاؤں میں جشنِ بہاراں کون دیکھے گا (فضل نقوی)

م

۱۔ مرے نالے بھی جن پر بے اثر ہوں — وہ سمجھیں گے نظر کی التجا کیا (ساحر بھوپالی)
۲۔ میری تقدیر میں جلنا ہے تو جل جاؤں گا — تیرا وعدہ تو نہیں ہوں کہ بدل جاؤں گا (")
۳۔ میں نہیں ہوں موجِ مضطر جو ہو بیقرارِ ساحل — میں غریقِ بحرِ غم ہوں مجھے ڈھونڈے کنارا (")
۴۔ ملا کر خاک میں میری جوانی — وقارِ حسن ان کا بڑھ گیا گیا (")
۵۔ مانا کہ رعبِ حسن سے ہم کچھ نہ کہہ سکے — لیکن نگاہِ یاس نے سب کچھ سنا دیا (")
۶۔ مصحفی گرچہ خفا ہم سے وہ رہتا ہے سدا — ذکر آ جائے ہے اس بزم میں اکثر اپنا (مصحفیؔ)
۷۔ میں اس انداز کے صدقے کہ جو کی مجھ پہ نظر — دیکھتے ہی مجھے اس نے نظر انداز کیا (")
۹۔ مرا وجود ہے میری نگاہِ خود نشناس — وہ راز ہوں کہ نہ ہوتا تو راز داں ہوتا (فانیؔ)

۱۰۔ میری ہوس کو عیشِ دو عالم بھی تھا قبول
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا (فانی)

۱۱۔ مرے شوق نے سکھایا اسے شیوۂ تغافل
نہ مجھے نیاز ہوتا نہ وہ بے نیاز ہوتا (،،)

۱۲۔ موت آنے تک نہ آئے اب جو آئے ہو تو ہائے
زندگی مشکل ہی تھی مرنا بھی مشکل ہو گیا (،،)

۱۳۔ میری خطا پہ آپ کو لازم نہیں نظر
یہ دیکھیے مناسبِ شانِ عطا ہے کیا (حسرت)

۱۴۔ مدت کے بعد آئی تھیں دو چار آندھیاں
کچھ حال کہہ گئیں مرے اجڑے دیار کا (ریاض)

۱۵۔ منھ کو آیا ہے کلیجہ سو بار
ہائے عالم شبِ تنہائی کا (،،)

۱۶۔ محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر
کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

۱۷۔ محبت نے مجھے پہونچا دیا ہے اس بلندی پر
کہ اب ان سے بھی میرے درد کا درماں نہیں ہوتا (حالی)

۱۸۔ محبت میں یہ کیا اندھیر ہے توبہ ارے توبہ
کہ ہم ہنستے چلے جاتے ہیں غم پنہاں نہیں ہوتا (،،)

۱۹۔ مجھے کام رونے سے اکثر ہے ناصح
تو کب تک مرے منھ کو دھوتا رہے گا (میر)

۲۰۔ مجلس یار میں تو بار نہیں پاتا ہوں
در و دیوار کو احوال سنا جاتا ہوں (،،)

۲۱۔ منھ تکا ہی کرے ہے جس تس کا
حیرتی ہے یہ آئینہ کس کا (،،)

۲۲۔ مرا جب برا حال سن پائیے گا
خراماں خراماں چلے آئیے گا (جگر)

۲۳۔ مٹا کر ہمیں آپ پچھتائیے گا
کمی کوئی محسوس فرمائیے گا (،،)

ن

۱۔ ناخدا تو مجھے طوفاں کے حوالے کر دے
ڈوب جاؤں گا اگر سامنے ساحل آیا (ساحر بھوپالی)

۲۔ نہ بھولے گا وہ وقتِ رخصت کسی کا
مجھے مڑ کے پھر اک نظر دیکھ لینا (حسرت)

۳۔ نہ روکے طور تو ہم جائیں عرش سے اونچے
ہماری راہ سے پتھر ذرا ہٹا دینا (ریاض)

۴۔ نشیمن کے جلے تنکوں کا ہر جانب دھواں ہوگا
چمن پر ابر کی صورت ہمارا آشیاں ہوگا (نازش اجتہادی)

۵۔ نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک
ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی شباب نہ تھا (سراجؔ)

۶۔ نہ کر ناز اے دلِ ناداں ابھی ترکِ محبت پر
نصیبِ دشمناں کوئی جو یاد آیا تو کیا ہوگا (خمارؔ)

۷۔ نہیں ہوتا مداوائے غمِ پنہاں نہیں ہوتا
بظاہر ہنس لیا جاتا ہے دل خنداں نہیں ہوتا (〃)

۸۔ نشیمن کیا چمن سے ربط ہونا چاہیے دل کو
نشیمن کے اجڑنے سے چمن ویراں نہیں ہوتا (〃)

۹۔ ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا (میرؔ)

۱۰۔ نگاہوں سے چھپ کر کہاں جائیے گا
جہاں جائیے گا ہمیں پائیے گا (جگرؔ)

۱۱۔ نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا (غالبؔ)

۱۲۔ نگاہیں چاہییں اندازۂ غم کرنے والوں کی
مرے چھلکے ہوئے آنسو میں طوفاں کون دیکھے گا (فضلؔ)

۱۳۔ نہ مانوں گا نصیحت پر نہ سنتا میں تو کیا کرتا
کہ ہر ہر بات پر ناصح تمہارا نام لیتا تھا (نقوی)

و

۱۔ وہ کچھ کہتے کہتے مرا بھول جانا
انہیں مل گیا چھیڑنے کو بہانا (ساحرؔ بھوپالی)

۲۔ وہ بدگماں کہ مجھے تابِ رنجِ زیست نہیں
مجھے یہ غم کہ غمِ جاوداں نہیں ملتا (فانیؔ)

۳۔ وہ شرمائے بیٹھے ہیں گردن جھکائے
غضب ہو گیا اک نظر دیکھ لینا (حسرتؔ)

۴۔ وہ شرمائی صورت وہ نیچی نگاہیں
وہ بھولے سے ان کا اِدھر دیکھ لینا (〃)

۵۔ وہ بےخودانِ عشق کو ٹھکرائیں تو سہی
ابھی کہی کہ ہوش میں آیا نہ جائے گا (ریاضؔ)

۶۔ وصل و ہجراں یہ دو منزل ہیں راہِ عشق کی
دلِ غریب ان میں خدا جانے کہاں مارا گیا (میرؔ)

۷۔ وا کر دیئے ہیں شوق نے بندِ نقابِ حسن
غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا (غالبؔ)

۸۔ وہ بھی نکلی اک شعاعِ برقِ حسن
میں جسے اپنی نظر سمجھا کیا (جگرؔ)

۹۔ وہ ہمارے قریب ہوتے ہیں
جب ہمارا پتہ نہیں ہوتا (〃)

۱۰۔ وہ زندگی ہے جو پہلو بدلتی رہتی ہے — وہ حکم موت ہے آ کر جو ٹل نہیں سکتا (نقوی)

۱۱۔ نہ وہ مرے ہو کے بھی مرے نہ ہوئے — ان کو اپنا بنا کے دیکھ لیا (فیض)

۱۲۔ وہیں وہیں پہ محبت نے کی پذیرائی — جہاں جہاں سے بھی گزرا ہے قافلہ دل کا (ساحر بھوپالی)

۱۳۔ وہی نگاہ جو دل کے لئے تھی وجہِ سکوں — اسی نے لوٹا ہے صبر و قرار کیا کہنا (")

۱۴۔ وہ اور ہوں گے جن کے تھا ساحل نصیب — ہم کو تو ڈوب کر بھی کنارا نہیں ملا (ساحر بھوپالی)

۵

۱۔ ہے عجیب کشمکش میں غمِ آرزو کا مارا — نہ تو عرضِ غم کا یارا نہ کہے بغیر چارا (ساحر بھوپالی)

۲۔ ہر چند مٹا دیں وہ ہمکو اندازِ تغافل سے اپنے — تکمیلِ وفا کا ہم سے تو پیمان نہ بدلا جائیگا "

۳۔ ہے یہی عشقِ ترنم تو کبھی باغ کے بیچ — جی نکل جائے گا بلبل کی صدا پر میرا (مصحفی)

۴۔ ہم کو مرنا بھی میسر نہیں جینے کے بغیر — موت نے عمرِ دو روزہ کا بہانہ چاہا (فانی)

۵۔ ہمیں تیری محبت میں فقط دو کام آتے ہیں — جو رونے سے کبھی فرصت ملی خاموش ہو جانا (")

۶۔ ہم کیا کریں نہ تیری اگر آرزو کریں — دنیا میں اور بھی کوئی تیرے سوا ہے کیا (حسرت)

۷۔ ہم رہے یاں تک تری خدمت میں سرگرمِ نیاز — تجھ کو آخر آشنائے نازِ بیجا کر دیا "

۸۔ ہم تھک کے گرے گر کے اٹھے اٹھ کے چلے بھی — تجھ پر اثر اے دوریِ منزل نہیں ہوتا (ریاض)

۹۔ ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام — وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

۱۰۔ ہر نفس تو دین کے میخانہ بہ جام آ ہی گیا — توبہ جس سے کانپتی تھی وہ مقام آ ہی گیا

۱۱۔ ہائے یہ حسنِ تصور کا فریبِ رنگ و بو — میں یہ سمجھا جیسے وہ جانِ بہار آ ہی گیا (جگر)

۱۲۔ ہاں ذرا سے اے خدائے عشق لے توفیقِ غم — پھر زبانِ بے ادب پر ذکرِ یار آ ہی گیا (")

۱۳۔ ہوش جاتا نہیں رہا لیکن — جب وہ آتا ہے تب نہیں آتا (میر)

۱۴۔ ہر آن تھی سرگوشی یا بات نہیں گاہے — اد قات ہے اک یہ بھی اک وہ بھی زمانہ تھا (میرؔ)
۱۵۔ ہمیں بھی یہ اب دیکھنا ہے کہ ہم پر — کہاں تک توجہ نہ فرمایئے گا (جگرؔ)
۱۶۔ ہمیں جب نہ ہوں گے تو کیا رنگِ محفل — کسے دیکھ کر آپ شرمایئے گا (")

یاد

۱۔ یادِ ایام بے قراریٔ دل — وہ بھی یارب عجب زمانہ تھا (مصحفیؔ)
۲۔ یک بہ یک کیسے بھلا دوں دل سے ناکامی کا غم — رفتہ رفتہ جائے گا دل سے ملال آیا ہوا (ساحر بھوپالی)
۳۔ یہ عذرِ امتحانِ جذبِ دل کیسا نکل آیا — میں الزام اس کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا (مومنؔ)
۴۔ یہ بھی اک چھیڑ ہے کہ قدرت نے — تمکو خود ہیں ہمیں عیور کیا (حسرتؔ)
۵۔ یہ حسرت رہ گئی کس کس مزے سے زندگی کٹتی — اگر ہوتا چمن اپنا، گل اپنا، باغباں اپنا
۶۔ یادِ ماضی عذاب ہے یارب — چھین لے مجھ سے حافظہ میرا
۷۔ یاں کے سپید و سیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا یا دن کو جوں توں شام کیا (میرؔ)
۸۔ یاد اس کی اتنی خوب نہیں میرؔ باز آ — نادان پھر وہ جی سے بھلایا نہ جائیگا (میرؔ)
۹۔ یہی بہت ہے کہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے — خرابِ عشق کو اپنے خراب دیکھ لیا (جگرؔ)
۱۰۔ یہ کس نے غمکدہ دنیا کا نام رکھا ہے — ہمیں تو کوئی یہاں دردآشنا نہ ملا (ثاقبؔ)
۱۱۔ یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح — کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا (غالبؔ)
۱۲۔ یوں عام نہ کر کیفِ غمِ عشق کو اے دل — کمبخت یہ بیجا نہ ہے بیجا نہ کسی کا (جگرؔ)
۱۳۔ یہ مانا کہ دیکھے ہمیں رنجِ فرقت — مداوائے فرقت نہ فرمائیے گا (")
۱۴۔ یہ عشق وہ بلا ہے کہ حسنِ ازل کو بھی — تخلیقِ کائنات پہ مجبور کر دیا (")

۱۵۔ یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا (اصغر)

۱۶۔ یوں تو گلشن میں بہت پھول کھلا کرتے ہیں
پھول وہ پھول ہے جو آپ کے داماں میں رہا (فضل نقوی)

۱۷۔ یاد جب مجھ کو مری زیست کا حاصل آیا!
پھر تو قابو میں دلِ زار بہ مشکل آیا (ساحر بھوپالی)

۱۸۔ یوں نہ پردا اٹھاؤ خدا کے لئے، یوں نہ جلوہ دکھاؤ حیا کے لئے
پھر نہ بہلے گا ظالم یہ بہلائے سے، دل پھر دیوانہ میرا مچل جائیگا (" ")

ناشر

نسیم بکڈپو ۲۵ لاٹوش روڈ لکھنؤ

قیمت ۵۰ پیسے

ناشر: عزیز الرحمن (بار اول جنوری ۶۷ء) پرنٹر: سرفراز پریس لکھنؤ